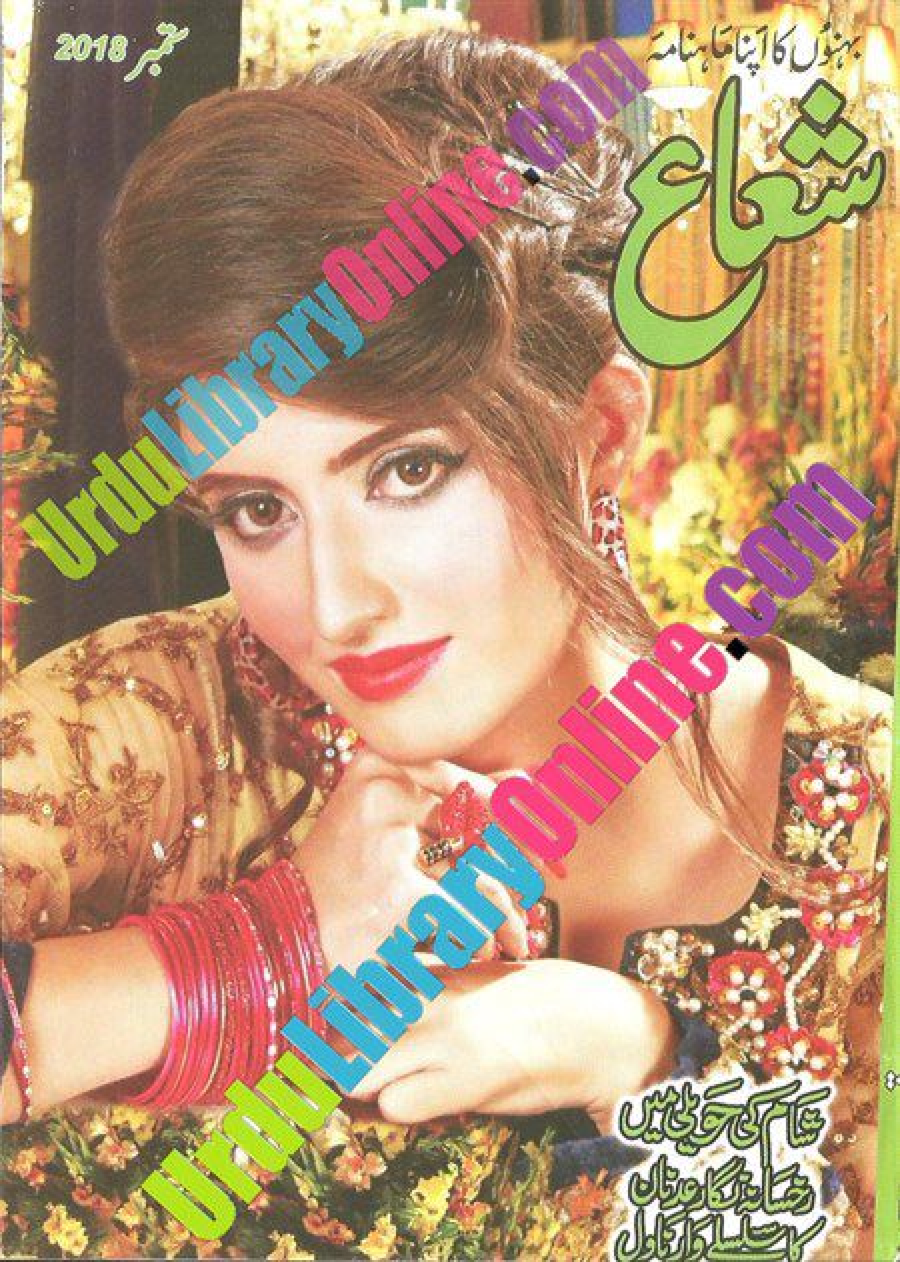

ستمبر 2018
بہنوں کا اپنا ماہنامہ
شعاع
شام کی حویلی میں
رخسانہ نگار عدنان
کا سلسلے وار ناول

بہنوں کا اپنا ماہنامہ

شعاع

خط و کتابت کا پتہ

ماہنامہ شعاع

37 - اردو بازار، کراچی

بانی و مدیر اعلیٰ — محمود ریاض

مدیرہ — رضیہ جمیل

مدیر منتظم — آذر ریاض

مدیرہ اعزازی — امت الصبور

فوٹو گرافی — شاہین رشید

اشتہارات — خالدہ جیلانی

قانونی مشیر — نورالدین سرکی اینڈ کمپنی
ایڈووکیٹس اینڈ لیگل کونسلرز

رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی
رکن کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز

MEMBER
APNS
CPNE



انٹرویو

ناول

مکمل ناول

ناولٹ

افسانے

زر سالانہ بذریعہ رجسٹری

پاکستان (سالانہ) ...... 700 روپے

ایشیا، افریقہ، یورپ ...... 6000 روپے

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ...... 7000 روپے

subscriptions@khawateendigest.com



مستقل سلسلے

ستمبر 2018
جلد 33 شمارہ 1
قیمت 70 روپے

خط و کتابت کا پتہ: ماہنامہ شعاع، 37 - اردو بازار، کراچی۔

رضیہ جمیل مطبوعہ ابن حسن پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر شائع کیا - [redacted]

Phone: 32721777, 32726617, 021-32022494 Fax: 0092-21-32766872
Email: shuaa@khawateendigest.com website: www.khawateendigest.com

نگہت سیما

پہلی شعاع

شعاع ستمبر کا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

جاہ و منصب، اقتدار، دولت کی خواہش انسان کی سرشت میں داخل ہے۔ ہر انسان کے دل میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی خواہش پائی جاتی ہے لیکن قدرت کا اپنا نظام ہے۔ اس نے ہر انسان کا درجہ اور مقام متعین کیا ہے۔ وہ اسی کے مطابق اپنے فرائض کی انجام دہی کرتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ جتنا بڑا عہدہ یا منصب ہوتا ہے، اس کی ذمہ داریاں بھی اتنی بڑی ہوتی ہیں۔ کچھ عہدے یا منصب انسان کے لیے باعث توقیر ہوتے ہیں اور کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے وہ عہدے اور منصب عزت پاتے ہیں جن پر وہ فائز ہوتے ہیں۔

اگر قدرت نے آپ کو کسی بلند منصب یا مقام سے نوازا ہے تو آپ کو حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہیے۔ اپنا انداز گفتگو اور رویہ اپنے منصب کے مطابق ہی رکھنا چاہیے۔ جو ایسا نہیں کرتے وہ خود بھی عزت نہیں پاتے اور اپنے منصب کو بھی بے توقیر کرتے ہیں۔

عدم برداشت، غیر اخلاقی گفتگو، زبان اور غصے پر قابو نہ پانا ایسی صفات ہیں جو انسان کو بے توقیر کرتی ہیں خواہ وہ کتنے ہی بلند منصب پر فائز کیوں نہ ہو۔ جبکہ تحمل، برداشت، سنجیدگی، بردباری اور سوچ سمجھ کر بولنے سے انسان کی توقیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ طبیعت میں علم شامل ہو تو غصہ غالب نہیں آتا اور انسان کے لیے کامیابی، عزت، شرف اور ترقی و سربلندی کا ذریعہ بنتا ہے۔

زندگی میں کامیابی کے لیے حفظ مراتب کا خیال بہت ضروری ہے۔ بات ہمیشہ موقع محل، تمیز و تہذیب کے دائرے میں رہ کر کریں۔ غصے سے مغلوب ہو کر ایسے الفاظ زبان سے نہ نکالیں جو تہذیب و اخلاق کے منافی ہوں۔

جاہ و منصب، عہدہ اور اقتدار یا دولت و شہرت، جو بھی آج آپ کو حاصل ہے ہمیشہ رہنے والا نہیں۔ ہر آغاز کا ایک انجام ہے اور ہر طلوع کے لیے غروب ہونا اٹل ہے۔

رخسانہ نگار کا ناول "شام کی حویلی میں"

رخسانہ نگار عدنان کا شمار ہماری ان مصنفین میں ہوتا ہے جن کی کسی بھی تحریر کو قارئین نے ناپسند نہیں کیا۔ انہوں نے جب بھی لکھا قارئین سے پسندیدگی کی سند حاصل کی۔ رخسانہ کی تحریر کی سب سے بڑی خوبی ان کی کردار نگاری ہے۔ کردار نگاری میں انہیں کمال حاصل ہے۔ انہوں نے بہت سے ایسے کردار تخلیق کیے ہیں، جو ناقابل فراموش ہیں۔ کہانی پر مضبوط گرفت، زبان و بیان کی بے ساختگی اور روانی ان کی تحریر کو دو آتشہ کر دیتی ہے۔

اس ماہ سے ان کا ناول شروع کیا جا رہا ہے، پڑھ کر اپنی رائے سے ضرور نوازیں۔

- نیر ناز کا مکمل ناول ۔ "گردش ایام"، ، بی بی نور ملک کا مکمل ناول ۔ "مشعل میں جگنو"،
- منشاء محسن علی اور سمیعہ سرفراز کے ناولٹ، ، "خواب سیپیئے" کا ۔ عفت سحر طاہر کے ناول کی آخری قسط،
- رخسانہ نگار عدنان اور صائقہ اکرم چوہدری کے ناول،
- عطیہ خالد، انیلہ نعیم، شازیہ الطاف، ثمینہ گل، حمیرا وردش اور ماریہ یاسر کے افسانے،
- معروف شخصیات سے گفتگو کا سلسلہ ۔ دستک، ، شیف ذاکر سے ملاقات، ، "تجھ سے ناتا جوڑا ہے"،
- پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں اور دیگر مستقل سلسلے شامل ہیں۔

شعاع کا ہر شمارہ ہمارے لیے خاص شمارہ ہوتا ہے، جسے ہم پوری محنت سے ترتیب دیتے ہیں۔ ہم اپنی محنت میں کس حد تک کامیاب ہیں، خط کے ذریعے ہمیں ضرور بتائیے۔ ہم منتظر ہیں۔

حمد باری تعالیٰ

نظر آتا نہیں لیکن ہر اک دھڑکن میں رہتا ہے
میرا اللہ میری سانس کے بندھن میں رہتا ہے

میری شہ رگ سے بھی نزدیک محسوس ہوتا ہے
مسلسل وہ میرے احساس کے آنگن میں رہتا ہے

میرے خوں کی حرارت اس کی ہی مرہونِ منت ہے
ہر اک تارِ نفس میں وہ مرے تن من میں رہتا ہے

تمیز اس نے بتائی ہے برائی اور بھلائی میں
مگر انسان خیر و شر کی ہی اُلجھن میں رہتا ہے

دیارِ آگہی کی حد سے بھی پھر ماورا ہو کر
بھٹک جاتا ہے جب انسان پاگل پن میں رہتا ہے

بڑائی اس کو زیبا ہے، وہی یکتا وہی قادر
وہ سارے عالموں کا رب ہے ہر بندھن میں رہتا ہے

خورشید اقبال حیدر

نعت رسولِ مقبول ﷺ

میرے لب پہ نعت رسولؐ ہے میرے دل میں یادِ حبیبؐ ہے
یہ میرے نصیب کی بات ہے رگِ جاں سے بھی وہ قریب ہے

اے سفیرِ کشورِ لامکاں، اے سراپا رحمتِ دو جہاں
میرا سر ہو اور ترا آستاں یہی التجائے غریب ہے

تیری دید کی مجھے آرزو ترے نقشِ پا کی ہے جستجو
تیرے نام سے ہے مری آبرو، تیرا عشق میرا نصیب ہے

کبھی نقشِ پا ترے عرش پر، سرِ ناز ہے کبھی فرش پر
یہ نیاز و ناز کا سلسلہ بخدا عجیب و غریب ہے

وہ چراغِ جلوۂ طور ہے، وہ سراپا آئینہ نور ہے
دل و جاں کا وہ سرور ہے، غمِ دو جہاں کا طبیب ہے

میرا ہر نفس یہ کلام ہو، مری بندگی کو دوام ہو
صبح و شام اس پہ سلام ہو، جو خدا کا پیارا حبیب ہے

رشید طرازی

اداره

پیارے نبی کی پیاری باتیں

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ترکے میں) نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، نہ کوئی بکری نہ اونٹ اور نہ آپ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت کی۔''

(مسلم)

فوائد و مسائل:

1- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہ فرمایا تھا: ''میرے وارث، دینار و درہم تقسیم نہیں کریں گے۔ میری بیویوں کے خرچ اور عامل کے اخراجات کے بعد جو بچے وہ صدقہ ہے۔''

(صحیح البخاری)

خلافت کی وصیت

حضرت طلحہ بن مصرف رحمتہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا۔

''کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کے بارے میں وصیت فرمائی تھی؟''

انہوں نے فرمایا: ''نہیں۔''

میں نے کہا: ''تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو وصیت کا حکم کیسے دیا؟''

انہوں نے فرمایا: ''آپ نے اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) کی وصیت کی تھی۔''

حضرت ہزیل بن شرحبیل رحمتہ اللہ نے کہا:

''کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی کو (جو حضرت علی کو قرار دیا جاتا ہے) نظر انداز کر کے امیر بن سکتے تھے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تو یہ چاہتے تھے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی کے حق میں وصیت مل جاتی، خواہ وہ ان کی ناک میں نکیل ہی ڈال لیتا۔ (بخاری)

فوائد و مسائل:

1- سائل کا سوال خلافت کی وصیت کے بارے میں تھا۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے واضح کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

2- سائل کا دوسرا سوال ایک اشکال کا اظہار ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مسلمانوں کو وصیت کا حکم دیا ہے تو خود بھی وصیت کی ہو گی، خصوصاً خلافت جیسے اہم معاملے میں ضرور فرمایا ہو گا کہ میرے بعد فلاں خلیفہ ہو گا تو جواب میں فرمایا گیا کہ۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے قرآن پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ جس میں یہ حکم بھی ہے: واولی الامر منکم (النساء ۵۹) ''تم (مسلمانوں) میں سے جو صاحب امر ہوں ان کا حکم مانو۔''

3- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ کا سب سے اہم پہلو اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اس لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ متعین فرمائیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خود یہ منصب سنبھال لیں، بلکہ وہ تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کیے ہوئے خلیفہ کی اطاعت میں آخری حد تک جانے کو تیار ہو جاتے۔

وصیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانس اٹک رہا تھا، اس وقت آپ نے سب سے زیادہ یہ وصیت کی۔
"نماز اور تمہارے مملوک۔ (غلام)"
(احمد)

تاکید

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا۔
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا "نماز اور تمہارے مملوک۔ (غلام)" (ابوداود)

فوائد و مسائل:

1- اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی نماز کی تاکید فرمائی۔

2- غلاموں کا طبقہ معاشرے کا ایک مظلوم طبقہ تھا جسے اسلام نے اتنی عزت دی کہ غلام بڑے بڑے عہدوں تک پہنچے۔ خاندان غلاماں کی بادشاہت برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

3- یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے آخری الفاظ یہ تھے: اللھم الرفیق الاعلیٰ "اے اللہ! بلند مرتبہ ساتھیوں سے ملادے۔"
(صحیح البخاری)

4- جس طرح ہم خاندانی معاملات کے بارے میں وصیت کرتے ہیں، اسی طرح دین کے احکام پر عمل کرنے کی بھی وصیت کرنی چاہیے۔

5- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت دین اور دنیا دونوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلام میں دونوں کو برابر اہمیت حاصل ہے۔

وصیت کی ترغیب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"مسلمان کا یہ حق نہیں کہ اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ دو راتیں بھی اس حال میں گزارے کہ اس کی وصیت اس کے بارے میں لکھی ہوئی اس کے پاس موجود نہ ہو۔" (مسلم)

فوائد و مسائل:

1- وصیت ایسی چیز ہے کہ اس کا فائدہ اور ثواب مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے، جب وصیت پر عمل کیا جاتا ہے۔

2- انسان کو اپنی موت کے وقت کا علم نہیں، ممکن ہے بندے کو اس حال میں موت آجائے کہ اسے وصیت کرنے کا موقع نہ ملے، اس لیے بہتر ہے کہ وصیت ہر وقت تیار رکھی جائے۔

3- پہلے سے وصیت لکھ رکھنے کا یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان اس میں حسب خواہش تبدیلی کر سکتا ہے۔

4- قرض اور امانت وغیرہ کی تفصیل ہمیشہ لکھ کر رکھنی چاہیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"محروم وہ ہے جو اپنی وصیت کرنے سے محروم رہا۔"

فائدہ:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص وصیت کیے بغیر فوت ہو گیا، وہ ان فوائد سے محروم رہ گیا جو اسے وصیت سے حاصل ہو سکتے تھے، مثلاً: صدقہ کرنے کی وصیت کرتا تو اسے بعد موت اس کا ثواب ملتا، قرض کی

ادائیگی کی وصیت کرتا تو وارث اس کا قرض ادا کر دیتے اور وہ بری الذمہ ہو جاتا۔ فوت ہونے کے بعد اس کوتاہی کی تلافی ناممکن ہے، اس لیے ایسا شخص بہت سی خیر سے محروم رہ گیا۔

وصیت کی تاکید

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس مسلمان کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو، اسے یہ حق نہیں کہ دو راتیں بھی اس حال میں گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔'' (بخاری)

انجام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آدمی ستر سال تک نیک لوگوں والے کام کرتا رہتا ہے، پھر جب (مرتے وقت) وصیت کرتا ہے تو وصیت میں ناانصافی کرتا ہے، اس طرح اس کا انجام برے کام پر ہوتا ہے، چنانچہ وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ اور ایک آدمی ستر سال تک برے لوگوں والے کام کرتا رہتا ہے، پھر (مرتے وقت) وصیت میں انصاف سے کام لیتا ہے تو اس طرح اس کا انجام نیک کام پر ہوتا ہے، چنانچہ وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔''

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔

ترجمہ: ''یہ حدیں اللہ کی (مقرر کی ہوئی) ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری کرے، اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (مقررہ) حدوں سے آگے نکلے، اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔''

(سورۃ النساء......12-13)

زندگی میں بخل اور مرتے وقت فضول خرچی کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:

''ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی

''اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ میرے حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! قسم ہے تیرے باپ (کے رب) کی! تجھے ضرور بتاؤں گا۔ تیری ماں'' (تیرے حسن سلوک کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔'')

اس نے کہا: ''پھر کون؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تیری ماں۔''

اس نے کہا: ''پھر کون؟''

آپ نے فرمایا۔ ''تیری ماں''

اس نے کہا: ''پھر کون؟''

آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ۔''

اس نے کہا۔ ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے میرے مال کے بارے میں بتائیے کہ میں اس میں سے کس طرح صدقہ کروں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! قسم ہے اللہ کی! تجھے ضرور بتاؤں گا۔ (وہ اس طرح ہے کہ) تو اس وقت صدقہ کرے جب تو تندرست ہو اور مال سے محبت رکھتا ہو، تجھے زندہ رہنے کی امید ہو اور فقر کا اندیشہ ہو۔ (یہ صدقہ کا صحیح وقت ہے) اور موخر نہ کرتا حتیٰ کہ جب تیری جان یہاں (حلق تک) پہنچ جائے، پھر تو کہے: میرا مال فلاں کو دے دینا، میرا مال فلاں کو بھی دے دینا۔ وہ تو ان ہی کا ہو چکا، اگرچہ تجھے یہ (حقیقت) ناگوار محسوس ہو۔

(بخاری)

فوائد و مسائل:

1- اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے قسم کھانا جائز ہے۔

2- جواب دینے سے پہلے تمہید کے طور پر کوئی بات کہنے سے سائل جواب کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاتا ہے، جیسے آپ کا یہ فرمانا: ''میں تجھے ضرور بتاؤں گا۔''

3- قسم صرف اللہ کی ذات کی کھانا جائز ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں وارد ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، پس جو شخص قسم کھائے، وہ اللہ کی قسم کھائے، یا خاموش رہے۔'' (صحیح البخاری)

اس لیے اس حدیث میں 'باپ کی قسم' سے مراد ''باپ کے رب کی قسم ہے۔ عربی زبان میں قرینے کی موجودگی میں الفاظ حذف کر دینا عام ہے۔'' جیسے واسال القریۃ ''بستی سے پوچھیے۔'' (سورہ یوسف ۸۲:۱۲)، یعنی واسال اھل القریۃ ''بستی کے باشندوں سے پوچھیے۔''

4- حسن سلوک میں ماں کا حق زیادہ ہے کیونکہ وہ باپ کی نسبت زیادہ نرم دل اور زیادہ حساس ہوتی ہے، تاہم اگر ماں کسی ایسے کام کا حکم دے جو شرعاً ممنوع یا مکروہ ہو اور باپ اس غلط کام سے منع کرے تو باپ کا حکم ماننا ضروری ہے اور یہ ماں سے حسن سلوک کے منافی نہیں۔

5- صحت کی حالت میں صدقہ زیادہ افضل ہے کیونکہ اس وقت دل میں مال کی محبت زیادہ شدید ہوتی ہے اور اسے خرچ کرنا اس لیے بھی مشکل محسوس ہوتا ہے کہ مستقبل میں حالات خراب ہونے کا خطرہ محسوس ہوتا ہے موت کے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ اب میں اسے استعمال تو نہیں کر سکوں گا، لہٰذا صدقہ کر کے فائدہ حاصل کر لوں۔ اس وقت دل میں مال کی محبت نہیں رہتی۔

6- زندگی کے آخری ایام میں صدقہ کرنا یا وصیت کرنا شرعاً درست ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں بھی صدقے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

صدقہ کا وقت

حضرت بسر بن جحاش قریشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی پر لعاب مبارک ڈالا، پھر اپنی سبابہ انگلی (اس کی طرف اشارے کے طور پر) رکھی اور فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! تو مجھے کیسے عاجز کر سکتا ہے، حالانکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا فرمایا، پھر جب تیری جان یہاں پہنچ جاتی ہے، یہ کہتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا، تب تو کہتا ہے: میں صدقہ کرتا ہوں۔ اب صدقے کا وقت کہاں ہے؟'' (احمد)

فوائد و مسائل:

1- اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے، وہ ہر لحاظ سے بندے پر قدرت رکھتا ہے جب کہ بندہ ہر لحاظ سے اس کا محتاج ہے۔

2- یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے انسان کو ایک ناقابل ذکر حقیر چیز سے پیدا کر کے اسے اشرف المخلوقات بنا دیا۔

3- بعض مقامات پر صراحت کے بجائے کنائے کے الفاظ بولنا بہتر ہوتا ہے۔

تہائی ترکے کی وصیت

حضرت عامر بن سعد رحمتہ اللہ نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا:

فتح مکہ کے سال میں بیمار ہو گیا حتیٰ کہ موت کے کنارے پہنچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری وارث میری صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "نہیں۔"

میں نے کہا: "آدھا؟"

فرمایا: "نہیں۔"

میں نے کہا: "تہائی؟"

فرمایا: "تہائی (جائز ہے) اور تہائی بھی زیادہ ہے۔ تیرا اپنے وارثوں کو خوش حال چھوڑنا انہیں مفلس چھوڑ جانے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔" (بخاری)

فوائد و مسائل:

1- بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کے حقوق میں شامل ہے اور یہ بہت بڑا نیک عمل ہے۔

2- جب انسان محسوس کرے کہ اس کا آخری وقت قریب ہے تو اس وقت اسے ترکے کے ایک تہائی حصے سے زیادہ صدقے کی وصیت نہیں کرنی چاہیے۔

3- اگر کوئی شخص تہائی حصے سے زیادہ کی وصیت کر کے فوت ہو جائے تو اس کی وصیت پر صرف تہائی ترکے تک عمل کیا جائے گا۔

4- بہتر یہ ہے کہ تہائی مال سے کم وصیت کی جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہائی کی اجازت دینے کے باوجود اسے "زیادہ" فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے یہی سمجھا ہے۔

دنیا ایک آزمائش

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے...... وہ بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور رسول ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے...... انہوں نے بیان کیا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین روانہ فرمایا تاکہ وہاں (کے لوگوں) کا جزیہ لے کر آئیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے۔ انصار کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے فجر کی نماز (مسجد نبوی میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ آپ کے سامنے آئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو مسکرا دیے، پھر فرمایا: "میرا خیال ہے، تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں؟"

انہوں نے کہا: "جی ہاں، اللہ کے رسول!"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خوش ہو جاؤ اور خوشی والی چیزوں کی امید رکھو۔ قسم ہے اللہ کی! مجھے تم پر فقر کا اندیشہ نہیں۔ مجھے تو یہ خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح فراخ ہو جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم اس کے لیے ایک دوسرے پر رشک (اور مسابقت) کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے کیا، تو یہ (دنیا) تمہیں تباہ کر دے گی جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کر دیا تھا۔"

فوائد و مسائل:

1- دولت ایک آزمائش ہے۔ اس کی حرص کی وجہ سے ظلم اور گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔

2- مال حلال طریقے سے حاصل ہو اور اس پر قناعت کی جائے تو برا نہیں۔

دستک دستک دستک

شاہین رشید

آمنہ شیخ

''اس میں کوئی شک نہیں کہ آمنہ شیخ ایک بہترین فنکارہ ہیں۔ کم آتی ہیں مگر بھرپور آتی ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ آمنہ کا ہر ڈرامہ بہت ہٹ جاتا ہے۔''

''کیسی ہیں آپ؟''

''اللہ کا شکر ہے۔''

''پروڈیوسر، پھر ڈائریکٹر (بچوں کے پروگرام) پھر اداکاری اور اب فلم کیسا رہا یہ سفر؟''

''بہترین...... جب انسان سیڑھی پہ سیڑھی چڑھتا ہے تو اسے زیادہ کامیابی حاصل ہوتی ہے اور یہ دیرپا کامیابی ہوتی ہے اور میں نے یہی کام نہیں کیا۔ ہوسٹنگ بھی کی ہے۔ اور کئی کمپنیوں کی برانڈ ایمبیسیڈر بھی رہ چکی ہوں۔''

''جی...... بالکل معلوم ہے۔ اپنے مشہور ڈراموں اور ٹیلی فلمز اور فلمز کے بارے میں بتائیے؟''

''اللہ کا بڑا شکر ہے کہ جس فیلڈ میں قدم رکھا اللہ نے کامیابی نہیں بلکہ کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔ میرے یوں تو سارے ہی ڈرامے۔ بہت پاپولر ہوئے لیکن جن کو بہت زیادہ پذیرائی ملی اور جو میری پہچان ہیں ان میں ''پاکیزہ''، ''میرا سائیں''، ''میں عبدالقادر ہوں''، ''اک ہاتھ میں حنا اک ایک ہاتھ میں لہو''، ''نباہ''، ''دام''، ''مورا پیا''، ''دل ناداں''، ''مات'' شامل ہیں اور میری مشہور ٹیلی فلموں میں ''بھاگ آمنہ بھاگ''، ''بی بی جی''، ''بارش میں دیوار''، ''ایک جیسے خواب'' اور واپسی، جب کہ فلموں میں ''لو میں گم''، ''گڈ مارننگ کراچی''، ''ارمان''، ''جوش'' اور 021-Seedling کافی پسند کی گئیں۔ ابھی کچھ عرصے پہلے فلم ''کیک'' ریلیز ہوئی تھی اس کا ریسپانس بہت اچھا رہا۔''

''کیک'' مختلف نام تھا...... لوگ دیکھنا چاہتے تھے کہ یہ کیا ہے۔ کچھ بتائیں اس کے بارے میں؟''

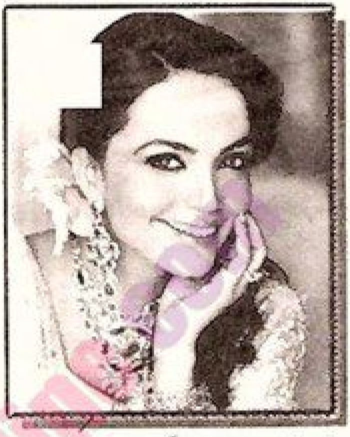
''ہاں...... مجھے لگتا تھا کہ شاید یہ فلم کامیاب نہیں ہوگی۔ اس وقت تک یہ خیال دل و دماغ میں گردش کرتا رہا جب تک میں نے اس کا اسکرپٹ نہیں پڑھ لیا۔ اسکرپٹ پڑھنے کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ لوگ اسے پسند کریں گے۔ کیونکہ کہانی میں کافی جان تھی۔''

''ڈائریکٹر بھی نیا تھا...... یہ خدشات بھی ہوں گے آپ کو؟''

''جی...... بالکل...... آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ مگر ہماری توقعات سے زیادہ اچھا ریسپانس ملا۔ اور یہ فلم ایشین فیسٹیول میں پیش کی گئی تو بین الاقوامی فنکاروں اور لوگوں نے بھی اسے بہت پسند کیا یہ بڑی بات تھی۔ فلم اس لیے بھی پسند کی گئی کہ اس میں فنکاروں کی بھرمار نہیں تھی۔ مثلاً اس میں میں تھی، صنم سعید، عرفان ملک، محمد احمد اور میکال ذوالفقار تھے...... حیدرآباد سندھ سے جڑی یہ کہانی بہت عمدہ تھی......''

''اتنے کم لوگ...... سب سے دوستیاں تو خوب ہوگئی ہوں گی؟''

''دوستیاں تو ہماری پہلے بھی تھیں۔ کیونکہ صنم سعید کے ساتھ میں ''دام'' میں کام کرچکی تھی۔ اس کا نیگیٹو رول تھا اور میرا پوزیٹو...... معصوم سی لڑکی...... اور محمد احمد تو سینئر ہیں جنہوں نے ہمیشہ والد کا



کردار کیا...... بہت اچھا لکھتے ہیں۔ بہترین ڈرامہ نگار بھی ہیں...... اور باقی سے بھی اچھی دوستی ہوگئی، یا ایک ٹیم ورک تھا جس میں ہم کامیاب رہے۔"

"آج کل نوجوان لڑکے لڑکیاں میڈیا میں آنے کے لیے ایسی ہی یونیورسٹی میں داخلہ لیتے ہیں کہ جہاں ان کی ٹریننگ ہو...... میڈیا میں آنے کے لیے آپ بھی خواب دیکھتی تھیں؟"

"ارے نہیں...... میرے شوق تو وقت اور عمر کے ساتھ بدلتے رہے۔ زمانہ طالب علمی میں "مصوری" کا شوق ہوا اور سوچا کہ "مصورہ" بنوں گی۔ سائنس میں اچھے نمبر آئے تو دل چاہا کہ ڈاکٹر بن جاؤں...... جب کالج میں اور پھر یونیورسٹی آئی تو فائن آرٹس کی طرف رجحان ہوا۔ پروڈکشن اور فوٹو گرافی نے اپنی کھینچا...... اور اس شوق کی خاطر میں نے انڈس وژن ٹی وی جوائن کیا...... جہاں سے میں بچوں کے پروگرام کیا کرتی تھی۔ اور بس پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھتی گئی۔"

"اس میں آپ کی محنت کا کتنا عمل دخل ہے۔ یا سب کچھ نصیب میں لکھا تھا؟"

"میرے خیال میں تو سب کچھ نصیب میں لکھا تھا۔ اگر میری محنت کا عمل دخل ہوتا تو میں مصورہ ہوتی یا پھر ڈاکٹر...... کچی عمر کے شوق تھے اور آپ کو پتا ہے کہ بچپن کے شوق میں بہت جنون ہوتا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ قدرت میرے لیے راستے ہموار کر رہی تھی...... ورنہ میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا اس فیلڈ میں آنے کا۔"

"اور قدرت نے ہی محبت سے ملایا؟"

"قہقہہ...... یہ بھی قدرت کا ہی کام ہے...... ہم تو بہ حیثیت کولیگ کام کرتے تھے۔ کب، کیسے ایک دوسرے کے قریب آگئے، کب انڈراسٹینڈنگ ہوگئی۔ کچھ پتہ نہیں چلا...... اور ہم نے شادی کا فیصلہ کرلیا...... اللہ نے اپنی رحمت سے بہت دیر میں نوازا مگر الحمدللہ نواز دیا۔ ماشاء اللہ ہماری ایک بیٹی ہے اور ہم دونوں کو بہت پیاری ہے۔ اور اب تو اتنی بڑی ہوگئی ہے کہ کمرشل میں بھی آگئی ہے۔ بے بی فوڈ والا کمرشل آپ نے دیکھا ہوگا۔ اس میں ہماری بیٹی ہے۔ ہماری شادی کے دسویں برس اللہ نے اولاد سے نوازا۔"

"میسا (Missa) نام ہے۔ کیا سوچتی ہیں اس کے بارے میں؟"

"بہت کچھ سوچتی ہوں۔ ایک مثالی ماں بن کے ایک مثالی بیٹی کے روپ میں اسے دیکھنا چاہتی ہوں۔ بہت خواب سجائے ہیں میں نے اس کے لیے۔ بس دعا ہے کہ اللہ ان خوابوں کی تکمیل کرے۔"

"ان شاء اللہ آپ کے سب خواب پورے ہوں گے۔"

اور کیا مصروفیات ہیں آپ کی؟ کچھ کہنا چاہیں گی آپ؟

"ہاں...... میں یہ کہنا چاہوں گی کہ لوگ تفریح کے لیے سینما ہاوسز کا رخ کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے فلمسازوں کو چاہیے کہ ہلکے پھلکے موضوعات پر فلمیں بنائیں۔ میوزک پر خاص توجہ دیں اور گیتوں